السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بے نمازی کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی فاسق ہے اس کو ابتداء نہیں سلام کرنا چاہیے، ہاں اگر دینی یا دنیوی فتنہ کا اندیشہ ہو تو فاسق اور بدعتی کو ابتداء سلام کرنا جائز ہے۔ لیکن اگر فاسق یا بدعتی سلام کی ابتدا کرتے تو سلام کو جواب بہر حال دے دینا چاہیے۔ امام بخاری اپنی صحیح (1 23) میں فرماتے ہیں ''باب من لم یسلم علی من اقترف ذنبا،، الخ حافظ لکھتے ہین: ''وَقَدْ ذَہَبَ الْجُمْہُورُ إِلَی أَنَّہُ لَا یُسَلَّمُ عَلَی الْفَاسِقِ وَلَا الْمُبْتَدِعِ قال النَّوَوِيُّ فَإِنِ اضْطُرَّ إِلَی السَّلَامِ بِأَنْ خَافَ تَرَتُّبَ مَفْسَدَةٍ فِي دِینٍ أَوْ دُنْیَا إِنْ لَمْ یُسَلِّمْ سلم وَکَذَا قَالَ بن الْعَرَبِيِّ وَزَادَ وَیَنْوِي أَنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّہِ تَعَالَی فَکَأَنَّہُ قَالَ اللَّہُ رَقِیبٌ عَلَیْکُمْ وَقَالَ الْمُہَلَّبُ تَرْکُ السَّلَامِ عَلَی أَہْلِ الْمَعَاصِی سُنَّةٌ مَاضِیَةٌ وَبِہِ قَالَ کَثِیرٌ مِنْ أَہْلِ الْعِلْمِ فِي أَہْلِ الْبِدَعِ وحکی بن رُشْدٍ قَالَ قَالَ مَالِکٌ لَا یُسَلَّمُ عَلَی أَہْلِ الْأَہْوَاءِ،، (فتح الباری: 7/40)

(محدث دہلی ج: 8ش: 8شوال 1358ھ دسمبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 315

محدث فتویٰ